ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

24-November-2016

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ خُوشبودار ہے: بے شک تمہارے نام مَعَ شناخْت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لٰہذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔

(مصنَّف عبدالرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْااِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثَواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن اَوصاف سے نوازا تھا، ان تمام کا اِحاطہ مختصر سے وقت میں بیان کرنا ممکن نہیں، لہٰذا آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صرف ایک بہت ہی پیارے وَصْف یعنی آپ کی "**علمی خِدمات**" کے بارے میں سُنیں گے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس طرح اپنی پُوری زندگی علمِ دِین کی خدمت کرتے ہوئے گُزاری۔ آیئے! سب سے پہلے حُصولِ برکت کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر ذِکْرِ خیر سُنتے ہیں، چُنانچہ

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف میں دس (10) شوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بَوقتِ ظُہر بمطابق چودہ (14) جون 1856ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصاً

www.dawateislami.net

کے لحاظ سے قادِری تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد کا نام مولانا نقی علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) ہے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، والِدہ ماجِدہ **"اَمَّن میاں"** پکارتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے **"احمد میاں"** اور دادا نے **"احمد رضا"** نام رکھا۔ تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** اور، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[2] جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

خَوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تُو تو ہے عَبدِ مُصْطَفٰے   تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِین کی خِدمَت کا انوکھا جَذبہ

حضرت علامہ مولانا بدرُ الدِّین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صدرُ الشَّریعہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ مجید کے صحیح اور آسان ترجمے کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمہ کرنے کی گُزارش کی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وعدہ بھی فرمالیا، لیکن دِینی مَسائل میں بہت زیادہ مشغول ہونے کی وجہ سے ترجمہ کروانے میں تاخیر ہوتی رہی، بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ترجمے کے لیے میرے پاس الگ سے کوئی وقت نہیں ہے، اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات میں سوتے وقت یا دن میں

1... فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ بتغیر قلیل

2... تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

قَیْلُوْلَہ (یعنی دوپہر کو تھوڑا آرام کرنے) کے وقت آجایا کریں۔ چُنانچہ صدرُ الشّریعہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبانی آیاتِ کریمہ کا ترجمہ کرواتے جاتے اور صدرُ الشّریعہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کو لکھتے رہتے۔ پھر جب حضرت صدرُ الشّریعہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر عُلمائے حاضرین اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمے کا تفسیر کی کتابوں سے موازنہ کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اس طرح بروقت ترجمہ کروانا تفسیر کی معتبر کتابوں کے بالکل مُطابق ہوتا تھا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۷۵)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے عُلَمائے حق کی عقْل تو حیراں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص ٦٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ذاتِ مُبارکہ میں خدمتِ دِین کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ اتنی مَصروفیات کے باوُجود بھی اُمّت کی آسانی اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت نیز عِلْم کی نَشْر و اِشاعت کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجمۂ قرآن "**کنزالایمان**" کا اِملا کروادیا، جس کو عُلمائے کرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اسی ترجمۂ قرآن "**کنزالایمان**" کی چند خُصُوصِیات بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی خُصُوصیات

www.dawateislami.net

❀اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پاک و ہند کے وہ عَظِیم تَرِین مُتَرجِم (ترجمہ کرنے والے) ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تَرْجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔❀ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تَرْجَمہ کرواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔❀ اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم ومَعارف کے وہ پوشیدہ راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔ ❀اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمے کی ایک نُمایاں ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ادب و اِحترام اور عزّت وپاکدامنی کا بالخصوص لحاظ رکھا ہے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۷۶)❀ تَرْجَمۂ کنزُ الایمان عِلْم وحکمت کا خزانہ اور ایمان کی حقیقی دولت ہے۔❀تَرْجَمۂ کنزُ الایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین وتبع تابعین کے اقوال اور سلف صالحین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کی قابلِ اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے❀ تَرْجَمۂ کنزُ الایمان دُنیا کا بہترین ترجمہ ٔقرآن ہے، جو کسی لائبریری میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر و اَحادیث یا لُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا گیا ہے۔(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تا نومبر 2008عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی	راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی	خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقب رضا، ص ٦٧)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی واَمن کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مفہوم ومَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمہ **"ترجمۂ قرآن کنزالایمان"** ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی سے کچھ وقت نکال کر قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا معمول بنائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطاؔر قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کیلئے، اسلامی بھائیوں کے مدنی انعام نمبر 21 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَزْکم تین آیات** (مع ترجمہ وتفسیر) **تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

اگر ہم اس مدنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر وبرکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ ہوگا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہوگی، معلومات کا خزانہ حاصل ہو گا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی عظیم الشّان تفسیر بنام **"صِراطُ الجنان"** کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کا آغاز مع "فتاویٰ رضویہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی محنت و کوشش سے دِین کی ایسی بے مثال عِلْمی خدمات سر اَنْجام دِیں کہ آج تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام کی دُھوم مچی ہوئی

www.dawateislami.net

ہے۔اِنہیں کارناموں میں سے ایک بہترین اور زبردست علمی کارنامہ فتویٰ نویسی بھی ہے۔ چُنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف تیرہ (13) سال دس (10) ماہ چار (4) دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پاکر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے، لیکن افسوس!سب کو نَقل نہ کیا جاسکا، جو نَقل کرلیے گئے تھے وہ "فتاوی رضویہ" میں موجود ہیں۔ ہر فتوے میں دلائل کا سمندر ٹھاٹھے ماررہا ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جِلدیں ہیں۔ یہ غالباً اُردو زبان میں دنیا کا ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشتَمِل ہے۔ جبکہ ہزارہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 55 سے زائد عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں عُلُومِ عقلیہ ونقلیہ پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی علمی شان وشوکت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص فتاویٰ رضویہ توفِقْہ کے سمندر میں غوطہ لگانے والے کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔(اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص ۳۔۲ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ جات کی تعداد سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فنِ اِفتا (فتوی دینے کی صلاحیت) میں کامل مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عوام تو عوام بڑے بڑے عُلمائے کرام اور مُفتیانِ عِظام بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مَسائل

www.dawateislami.net

کے حَل کیلئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تحریر کردہ فتاویٰ سے رُجوع کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتاویٰ رضویہ قرآن، حدیث، اِجماع اور فقہائے کرام کے جُزئِیات (جُزْ۔ئِی۔یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِین گُلدستہ ہے، جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب و فکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکاتا رہے گا نیز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بلند درجوں میں مزید اضافے کا سبب بنتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رضا شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا ربّ نے تجھے فضلِ کبیر عالم ایسا کہ ہر عالَم ہوا شیدا تیرا
ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن ایک قانونِ مکمل ہے فتاویٰ تیرا
تری تحریر پہ اَنگُشت بدَنداں تھا عرب تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فِقْہی مقام کو سمجھنے کے لئے مسائلِ فِقْہ سے سجے ہوئے بے مثال فتاویٰ جات پر مُشتمل مجموعہ بنام **"فتاویٰ رضویہ"** کی خصُوصیات میں سے چند خصُوصِیات کے بارے میں سنتے ہیں چُنانچہ

❀ **فتاویٰ رضویہ** میں علمِ حدیث و علمِ فقہ کی کُتُب کا بھرپُور عِلم موجود ہے ❀ **فتاویٰ رضویہ** میں نادر و نایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے ❀ **فتاویٰ رضویہ میں** قرآن و حدیث کی روشنی میں نِت نئے مسائل حل کیے گئے ہیں ❀ فنِّ رِیاضی اور علمِ توقِیت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق

www.dawateislami.net

بھی نادرو نایاب تحقیق موجود ہے ❀ دِیگر مذاہبِ (فقہیہ) (فِقْ ہِیْ یَہ) کے قوانین اور جُزئیات (جُزْ-ئِی-یات) کا علم بھی شامل ہے ❀ ہر مسئلے میں قرآن وسُنَّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے ❀ بِدْعات ومُنکَرات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے ❀ اس کے علاوہ سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں وقتاً فوقتاً فتاویٰ رضویہ کی ضرورت پڑتی ہے، بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔(آئینۂ رضویات، حصہ ۲، ص۲۲۸، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا باب المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ان عُلمائے کرام میں سے ہیں جنھوں نے دینِ حَق کو پھیلانے کے لئے انتہائی ذوق وشوق کیساتھ عُلُوم وفُنون حاصل کئے اور اس کے بعد ان عُلوم وفُنون کے فیضان کو پوری دیانتداری کے ساتھ بے شُمار طلبائے علمِ دین کے سینوں میں منتقل فرمایا۔یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کھلی کرامت تھی،اس لئے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب وروز کے معمولات پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اکثر وقت تصنیف وتالیف میں ہی گُزر جایا کرتا تھا جیسا کہ **ملکُ العُلما** حضرتِ علّامہ مفتی **محمد ظفرُ الدِّین** بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:اَکْثَر اَوْقات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصنیف وتالیف میں مَشْغُول رہتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹۸) عُموماً علمائے کرام فارغُ التحصیل ہونے کے بعد تصنیف وتالیف کے میدان میں قدم رکھتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمانۂ طالب علمی سے ہی کتابیں تصنیف کرنے کا سلسلہ شروع فرمادیا تھا۔(حیات اعلیٰ حضرت، ۳/۱۴۳-۱۴۴ ملتقطاً) جس کی ایک روشن مثال

www.dawateislami.net

یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے محض 8 برس کی عمر میں درسِ نظامی یعنی عالم کورس کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام "ھِدَایَۃُ النَّحْو" نہ صرف پڑھ لی بلکہ اسی ننھی سی عُمر میں ہی اس کتاب کی عربی زبان میں شرح بھی لکھ ڈالی۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۶ بتغیر قلیل)

اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علمِ دین پر جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے
احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصنیف و تالیف کے میدان میں اپنی مثال آپ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بہترین مُحقِّق و مُصنِّف بھی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تحقیقی انداز آج کے دور کے تحقیقی انداز سے بھی بہتر تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے عِلمی مقالات ورسائل اور کتب کو عقلی اور منقول دلائل سے ایسا مُزَیَّن کرتے تھے کہ اِن کو پڑھنے والا تنگی محسوس نہیں کرتا تھا بلکہ مطمئن ہو جاتا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف، شُروحات و حواشی کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔ تصانیف و شُروحات کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہت سے مَقالات، مکتوبات، ملفوظات وغیرہ بھی ہیں، جن کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، مُلتقطاً، ص۵۶۵-۵۶۶)

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں جب قَلَم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا
تُو نے باطِل کو مِٹا کر دِین کو بخشی جِلا سُنّتوں کو پھر جِلایا اے اِمام احمد رضا

www.dawateislami.net

اے امامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمم کیجئے ہم پر بھی سایہ اے اِمام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۵)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس قدر محنت کے ساتھ مختلف عُلوم وفُنون میں مہارت حاصل کی اور پھر اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے طریقے پر چلتے ہوئے ان کے فیضان سے لوگوں کو فیضیاب فرمایا اور دِینِ متین کی وہ عظیمُ الشّان خدمت کی کہ عرب و عجم میں آج بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت اور دِینی خدمات کے ڈنکے بج رہے ہیں، یقیناً یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص فضل و احسان، اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے خصوصی فیضان کی برکت اور اشاعتِ عِلْم کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کی بدولت ہی ممکن ہو سکا، کیونکہ جب ہم آپ کی مصروفیات کی جانب دیکھتے ہیں تو عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے کم وقت میں اتنے سارے معمولات وہ بھی اَحسن انداز میں کس طرح نبھالیا کرتے تھے۔ آیئے ! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے روز مَرّہ معمولات کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں، چُنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہمیشہ معمول تھا کہ تصانیف و تالیف، مُطالعہ اور اَوْراد و وظائف کے خیال سے گھر میں ہی تشریف فرما رہتے، صرف پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں تشریف لاتے، سردیوں میں عصر تا مغرب مسجد ہی میں قیام فرماتے، تمام حاضرین بھی اعتکاف کی نیّت کے ساتھ مسجد شریف ہی میں حاضر رہتے اور وہیں تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری رہتا، مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے مکان میں تشریف لے جاتے، یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول تھا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۰۷ ملتقطاً بتغیر قلیل)

www.dawateislami.net

جو علم کا خزینہ کتابوں میں ہے تیری ناموسِ مصطفے کا وہ نگراں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور منصبِ تدرِیس

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تصنیف کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درسی کتب سے فارغ ہونے کے بعد تدریس کے شُعبے سے وابستہ ہو کر بھی عِلمی خدمات سر انجام دی ہیں۔ دوسرے شہروں میں موجود مراکز کے طلبہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعریف اور عُلوم وفُنون میں مہارت کے چرچے اور خوبیوں کو سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں علم حاصل کرنے اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے،اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات آہستہ آہستہ تدریسی میدان میں مشہور ہوتی چلی گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب مسلمان دینِ متین کی سربُلندی کے لئے خُلوصِ نِیَّت کے ساتھ خدمتِ علمِ دین کا جذبہ لئے،اسے پھیلا کر علم کی شمعیں روشن کرتا، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کے تحت، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ مرتبہ و مقام عطا فرماتا ہے کہ لوگ اس کی علمی خدمات کا اِعْتراف کرتے اور اس کی عظمتوں کے گُن گاتے نظر آتے ہیں۔ بہر حال وقت کے گُزرنے کے ساتھ ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات اور اندازِ تدریس کا فیضان مزید شہروں تک عام ہوتا چلا گیا۔

www.dawateislami.net

ملکُ العُلَماحضرتِ علّامہ مفتی محمد ظفرُ الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک 54 سال کے عرصے میں کتنے سو(100) نہیں کتنے ہزار (1000)طلبہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علوم کی روشنی سے فیضیاب ہوئے،ان کا کوئی رجسٹر تو تھا نہیں، جس میں سب کا نام داخلہ کے وقت لکھ لیا جاتا اور اگر تصنیفات کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عُلُوم وفُیُوض سے مستفیض ہونے والوں کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی جائے توشاید ان کا شُمار ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچ جائے۔ (حیات اعلیٰ حضرت،۳/۱۴۶۔۱۴۵ ملخصًا)شاید اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انتہائی کم عُمری سے ہی پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ باقاعدہ شُروع کردیا تھا، چُنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: فقیر کا درس(یعنی عالم کورس) بِحَمْدِہٖ تعالیٰ تیرہ(13) برس دس(10) مہینے چار(4) دن کی عُمر میں ختم ہوا،اس کے بعد چند سال تک طلبہ کو پڑھایا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۲)

عالِم ہی صرف کہنا کب شان ہے تیری جبکہ ہزاروں تُو نے عالِم بنا دیئے ہیں

(مناقب رِضا، ص ۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُطالعہ کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سینۂ بے کینہ میں علمِ دین سیکھنے، علمِ دین کی خدمت کرنے اور مُطالعہ کرنے کا شوق و جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا،اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ایک بار آپ سے سوال ہوا: آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں ؟ تو امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حدیث شریف کی تقریباً تیس (30)

www.dawateislami.net

کتابوں کے نام لینے کے بعد فرمایا کہ پچاس سے زائد کُتُبِ حدیث میرے درس و تدریس اور مُطالَعہ میں رہی ہیں۔(اظہار الحق الجلی:۴۰، بتغیر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور یہ مَحَبَّت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِین کی خدمت کی ذِمہ داری سنبھالی، عِلْم کے پیاسوں کو سیراب فرمایا اور اپنی قابلیت کی بنا پر عِلْمی میدان میں اپنا لوہا منوایا، اِسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اندر عِلْمِ دِین سیکھنے، اس پر عمل کرنے، دوسروں تک پہنچانے اور دِینی کتابوں کا مُطالَعہ کرنے کا ذوق و شوق بڑھانا چاہئے، کیونکہ عِلْم ایک ایسی خُوبی ہے جو انسان کو دیگر مخلوقات سے مُمتاز اور اس کے ظاہر و باطن کو زِندگی بخشتی ہے، عِلْم انسان کی بُنیادی ضروریات میں شامل ہے، رِضائے اِلٰہی کے لیے عِلْم حاصل کرنے کی برکت سے خوف و خشیّت نصیب ہوگا، عِلْم کی تلاش کرنا عبادت ہے، عِلْم کی تکرار کرنا تسبیح ہے، عِلْم سکھانا صدقہ ہے، عِلْم کے لیے خرچ کرنا نیکی ہے، عِلْم حلال اور حرام کی پہچان کا سبب بنتا ہے، عِلْم اہلِ جنّت کے راستے کا نشان ہے، عِلْم گھبراہٹ و خوف کے وقت سکون کا باعث ہے، عِلْم سفر میں بہترین ہمنشین ہے، عِلْم تنگدستی و خوشحالی میں رہنما ہے، عِلْم کے ذریعے بندہ اولیاء کی منزل کو پالیتا ہے اور دُنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ عِلْم کے حُصُول کا ایک مَضبُوط تَرِین ذریعہ دِینی کتب کا مُطالعہ کرنا بھی ہے۔ مطالعہ انسان کی نہ صرف ذاتی ترقی کا باعث ہے بلکہ مذہب و ملّت اور مُعاشرے کی تعمیر و ترقّی کا اَہم حِصہ بھی ہے۔ مُطالعہ کرنا قابلیت کی کُنجی اور صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(مُطالعہ کیا، کیوں اور کیسے، ص ۱۳ بتغیر قلیل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے علاوہ بھی مُطالعہ کرنے کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں، جو دنیا و آخرت میں انسان کو کام آتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب، مُطالعے سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُنتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ چُنانچہ

❀ جب کسی دِینی کتاب کو پڑھیں گے تو ایمان کو تازگی ملے گی اور انسان کے دل میں توحید و رسالت کی شمع مزید روشن ہوتی چلی جائے گی اوراِس طرح مُطالعہ کرنے سے ایمان کی مضبوطی اور پختگی حاصل ہوتی رہے گی۔ ❀ مُطالعہ کرنے کا سب سے پہلا اور اصل مقصد عِلْم حاصل کرنا ہی ہونا چاہئے کیونکہ جہاں مُطالعہ انسان کی شخصیت کو ترقی کی بُلند منزلوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے، وہیں یہ علم کے حُصُول کا وسیلہ بھی بنتا ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنے سے کائنات کے اندر غور و فکر کرنے کا ذِہْن بنتا ہے جو کبھی ایک عام انسان کو فرش کی پستی سے اُٹھا کر عرش کی بُلندی تک پہنچا دیتا ہے، کیونکہ قرآنِ کریم میں بھی کائنات کے اندر غوروفکر کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی گئی ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنے سے عقْل و شُعور میں اِضافہ ہوتا ہے اور باشُعور انسان یہ جانتا ہے کہ کب اور کہاں کیا بولنا ہے؟ اس وجہ سے وہ ہمیشہ کامیابیاں اور عِزّتیں سمیٹتا چلا جاتا ہے، جبکہ بے شُعور انسان ان باتوں سے محروم رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے حِصّے میں اکثر ناکامی و ذِلّت ہی آتی ہے۔ ❀ مطالعہ انسان کی دِینی اور دُنیاوی دونوں ترقّیوں کا سبب بنتا ہے اور یہ مُطالَعہ کرنے کا سب سے اَہم فائدہ ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنا طبیعت میں خوشی، نگاہوں میں تیزی اور ذِہْن و دِماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ جس طرح ایک اچھا دوست ہمیں دِلچسپ باتیں اور حیرت انگیز معلومات دیتا ہے، اسی طرح کتاب بھی ایک اچھے رفیق اور ساتھی جیسا کردار ادا کرتی ہے۔ ❀ مُطالعہ انسان کو مختلف قوموں کے حالات اوران کی تہذیب وثقافت وغیرہ کی خبریں دیتا ہے اوراِن خبروں میں انسان اپنی اور دِیگر تہذیبوں کا تَقابل کرتا ہے اور پھر وجہِ ترجیح تلاش کرتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے، مُلتقطاً، ص۱۶تا۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے، مُطالَعہ کرنے کے کتنے فوائد ہیں، لہٰذا ہمیں بھی

www.dawateislami.net

چاہیے کہ ہم اپنا وقت فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے روزانہ مُطالعہ کرنا اپنی عادت بنائیں بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کوئی بھی کتاب یا رسالہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہو تاکہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مُطالعہ کرکے عِلْمِ دِیْن کے موتی سمیٹے جاسکیں۔ دِین کی خدمت اور حُصُولِ عِلْمِ دِیْن کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلوں کی برکت سے جہاں فرائض و واجبات، سُنَن و مُستحبات پر عمل کی سعادت نصیب ہوتی ہے، وہیں وُضُو وغسل، نماز روزے اور مختلف اَوقات میں پڑھی جانے والی دُعاؤں کی صورت میں عِلْم کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوگا کہ ہمیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام پر عمل اور راہِ خدا میں سفر کی سعادت نصیب ہوگی اور جو قدم راہِ خدا میں خاک آلود ہوتے ہیں، ان کو جہنّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔ (مسند احمد، حدیث: ۱۵۹۳۵، ۵/۳۹۶) آیئے! اب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

خواب میں اعلیٰ حضرت کا دیدار

پنجاب (پاکستان) کے شہر خانیوال کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائی کافی عرصے سے اِنفرادی کوشش کے ذریعے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دِلاتے رہے، لیکن میں ہمیشہ اُن کو ٹال دیا کرتا تھا۔ آخر کار اُن کی اِنفرادی کوشش کا ثَمَرہ ظاہر ہوا اور میں مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا، ہمارا مدنی قافلہ ایک دیہات میں موجود ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف سے مُتَّصِل یعنی قریب ایک مسجد میں ٹھہرا، دنی قافلے کے آخری دن میں اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف کے پاس بیٹھا دُرُود شریف پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما ہیں اور ان کے پیچھے بھی چند

www.dawateislami.net

نورانی چہرے والے بُزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔میں نے اُنہی میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟انہوں نے فرمایا:یہ سُنّیوں کے امام،اِمام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔اس طرح مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خواب میں زِیارت نصیب ہو گئی اور مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی مُیَسَّر ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عصری عُلوم کے ذریعے خدمتِ دین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی عُلوم و فنون میں **"سائنس"** اور **"ریاضی"** کو بڑی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔فی زمانہ ان عُلوم کے ماہرین خُود کو مُعاشرے کا قابل اور اَہم ترین فرد سمجھتے ہیں۔جبکہ ہمارے اَسلافِ کرام،رِضائے الٰہی کی خاطر دِین کو پھیلانے کے لئے یہ عُلوم سیکھتے سِکھاتے آئے ہیں،حالانکہ اُس دور میں یہ جدید سہولیات بھی موجود نہ تھیں،جو ہمارے زمانے میں پائی جاتی ہیں،مگر تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے سائنس وریاضی کے میدانوں میں لائقِ تحسین کارنامے سر انجام دیئے،اِنہی میں سے ایک عَظِیْم ہستی سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جنہوں نے ایک صَدی پہلے سائنس وریاضی میں بہترین دِینی خدمات پیش کیں۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ سائنس پر بڑی گہری نظر تھی،آپ علمِ سائنس کو اسلام کی روشنی میں دیکھتے اور پَرکھتے تھے،اگر اِس کے نظریات اسلام کے مُطابق ہوتے تواُن کو قبول فرمالیتے اوراگر اسلامی نظریات کے خلاف ہوتے توان کو ٹُھکرادیا کرتے تھے اوران کا رَدّ کرتے ہوئے اس موضوع پر اسلامی مَوْقف اور نظریہ کوواضح فرمادیتے۔آیئے!علمِ سائنس ورِیاضی کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِندگی کے کچھ

www.dawateislami.net

روشن پہلوؤں کے بارے میں سُنتے ہیں، چُنانچہ

سائنس کی اصلیت بتادی

ایک مَرتبہ مشہور سائنس دان پروفیسر حاکم علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اپنے ایک مکتوب کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جدید سائنسی نظریات کو قبول کرلینے کی دعوت دی اور اس کے فائدوں کو بھی سمجھایا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے جواب میں لکھا: سائنس اس طرح مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو سائنس کے مطابق کرلیا جائے، کیونکہ اس طرح کرنے سے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسلام کو سائنس کے موافق کرنا لازم ہوگا۔ لہٰذا جتنے بھی اسلامی مسائل سائنس کے خلاف ہیں، سب میں اسلامی مسئلے کو روشن کیا جائے، سائنس کے دلائل کو رَدّ کردیا جائے، جگہ بہ جگہ سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلے کا ثُبوت ہو اور یہ آپ جیسے عقل مند سائنسدان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دُشوار نہیں ہوسکتا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ملتقطاً، ص ۵۶۲-۵۶۳)

استاذُ العلما، حضرت مولانا مُفتی تقدس علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ سائنس میں مَہارت و قابلیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے اپنے زمانۂ طالبِ علمی میں دیکھا ہے کہ جب کبھی مولوی حاکم علی صاحب، بریلی شریف تشریف لاتے تو مولوی صاحب اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مختلف سائنسی آلات کو کُنویں میں لٹکا کر حرکتِ زمین یا ردِّ حرکتِ زمین (یعنی زمین گھومتی ہے یا نہیں اس) کے مُتَعَلِّق تجربات کیا کرتے تھے اور اس مسئلہ پر تفصیلی دلائل کے ساتھ بحث ہوا کرتی تھی۔ اگرچہ اُس وقت مجھے یہ بحث و دلائل سمجھ نہیں آتے تھے، مگر پھر بھی بغور اس دلچسپ کھیل کو دیکھا کرتا تھا۔" (فیضان اعلی حضرت، ص ۵۶۳)

اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ ریاضی کے ذریعے علمِ فقہ میں جو خدمات سرانجام

www.dawateislami.net

دِیں وہ بھی تاریخِ اسلام میں اپنی مِثال آپ ہیں، مثلاً قبلے کی سَمت نکالنے کی مہارت، سورج کے طلوع وغروب کا وقت جاننا، نمازوں کے اوقات، زکوٰۃ و فطرہ کے لئے اَوزان و پیمانوں کا شرعی تَعیُّن، مُسافر کے لئے جدید مِیلوں کے اعتبار سے سفر کی مِقدار نکالنا وغیرہ جیسے بے شُمار مسائل پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نایاب تحقیقات نے فقہِ اسلامی میں عِلْم کے ایک باب کا (مزید) اضافہ کیا ہے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۵۴۷ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات اس قدر زیادہ ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ بس سُنتے ہی چلے جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فیضانِ اعلی حضرت سے دعوتِ اسلامی دن بدن ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے، فیضانِ اعلیٰ حضرت سے 100 فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**" ایک الیکٹرانک مبلغ بن کر گھر گھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچارہا ہے، مدنی چینل کے کئی سلسلوں (Programs) میں بھی اعلیٰ حضرت کا ذِکرِ مُبارک ہوتا رہتا ہے، دعوتِ اسلامی اعلی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات کی روشنی میں خدمتِ دین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شعبہ دارُالاِفْتاء اَہلسُنَّت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ مسلمہ کی شرعی رہنمائی کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت بابُ المدینہ (کراچی)، زَم زَم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنَّت قائم ہیں۔ اس کے علاوہ "دارُالافتاء اہلسنَّت" کے علمائے کرام، ٹیلی فون، واٹس اَیپ (Whatsapp) اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر بھی سوالات پوچھے

جاسکتے ہیں، نیز دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اِن نمبرز پر رابطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115--------0300-0220114

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کِیا جاسکتا ہے، بروز جُمُعہ تعطیل ہوتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک وقت میں کئی کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہیں، جن کے مُتَعَلِّق سُن کر یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گویا کام کرنے کی مشین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ عادتِ مُبارکہ تھی کہ وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے، بلکہ اکثر علمی کاموں میں ہی مصروف رہتے۔ جیسا کہ صاحبِ عُلُوم وفُنُون حضرت علامہ عبدُ الحق خیر آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا کہ بریلی شریف میں آپ کی کیا مصروفیات ہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: تدریس (پڑھانا)، اِفتا (فتویٰ دینا)، تصنیف (کتابیں وغیرہ تحریر کرنا)۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۶ بتغیر قلیل) نیز بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ہی وقت میں کئی کئی کام سر اَنجام دیتے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فیضانِ

www.dawateislami.net

علمِ دِین سے فیضیاب ہو سکیں اور یوں علمِ دِین کی خدمت بھی ہوتی رہے، چنانچہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، محدّثِ اعظم ہند حضرت علامہ سیّد محمد کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ سُوالات ایک ایک مفتی کو تقسیم فرمادیتے اور پھر ہم لوگ دن بھر محنت کرکے جوابات مرتّب کرتے، پھر عصر و مغرب کے درمیانی مختصر وقت میں ہر ایک سے پہلے سوال پھر جوابی فتوے سماعت فرماتے اور بیک وقت سب کی سُنتے، اسی مختصر وقت میں مصنفین اپنی تصنیف دکھاتے، زبانی سوال کرنے والوں کو بھی اجازت تھی کہ جو کہنا ہو کہیں اور جو سنانا ہو سنائیں۔

اتنی آوازیں، اس قدر جُداگانہ باتیں اور صرف ایک ذات کو سب کی طرف توجہ فرمانا، جوابات کی تصدیق اور اصلاح، مصنّفین کی تائید اور غلطیوں کی درستی، زبانی سُوالات کا اطمینان بخش جواب وغیرہ، ایسے موقع پر علم و فن کے بڑے بڑے عُلما جہاں سر تھام کر چُپ ہو جاتے ہیں کہ کس کی سُنیں اور کس کی نہ سُنیں، لیکن بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں سب کی سُنی جاتی اور سب کی اصلاح بھی فرمادی جاتی تھی، یہاں تک کہ اَدَبی خطا پر بھی نظر پڑ جاتی تو اس کو بھی درست فرمادیا کرتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۳)

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا　　فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جن مبارک ہستیوں کے سینے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے سے مُنَوَّر ہوتے ہیں، اُن کی بارگاہ میں آنے والا کبھی خالی نہیں جاتا، گمراہوں کو سیدھے راستے کی دولت نصیب ہوتی ہے، علم کے پیاسے سیراب ہوتے ہیں، عاشقانِ رسول کا عشق مزید بڑھتا ہے، بے عملوں کو نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحبّت پانے، آپ کی تعلیمات سے فائدہ اُٹھانے اور خدمتِ دین کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی اور بالخصوص

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستہ ہوجائیں، کیونکہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا شمار، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سچے مُحِبّین میں ہوتا ہے کہ جنہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کارناموں نے اپنا گرویدہ بنالیا، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتِین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ کی پُرتاثیر تحریریں، سُنَّتوں بھرے بیانات اور علم وحکمت سے بھرپور مدنی مُذاکرے ہیں کہ جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت وسوز سے بھرپُور اَشعار سے مُزیَّن ہوتے ہیں۔ آیئے! اب امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی زبانی سُنتے ہیں کہ آپ کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کس قدر مَحبَّت وعقیدت ہے، چُنانچہ

امیرِ اہلسنت کی اعلیٰ حضرت سے مَحبَّت

امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "سَیِّدی قُطبِ مدینہ" میں تحریر فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت سے مُتعارَف ہوچکا تھا، پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحبَّت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ پھر مجھے آپ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامن کو تھام لیا (یعنی سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دامن ملا) (سَیِّدی قُطبِ مدینہ، ص ۲)

اِسی عقیدت ومحبت کا صدقہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے مُتعَلِّق لکھا، جس کا نام **"تذکرۂ امام احمد رضا"** رکھا اور یہ 25 صَفَرُ المُظفَّر ۱۳۹۳ھ کو **"یوم رضا"** کے موقع پر جاری کیا۔

آیئے! اب اَمیرِ اہلسُنَّت کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَحَبَّت کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ پہلی بار پیر و مُرشد کے شہر بریلی شریف پہنچے تو جب تک قیام رہا، آپ اَدباً ننگے پاؤں رہے اور جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا وقت آیا تو نہایت ادب سے مزارِ مُبارک پر حاضر ہوئے، دورانِ حاضری ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتعَلِّق کسی نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دیکھا ہے تو آپ اور آپ کے دونوں شہزادوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کرنے والے کی آنکھوں کو بوسہ دیا

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے　　اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

(تعارُفِ امیر اہلسنت، ص ۶۲-۶۳ بتقدم و تاخر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات کے بارے میں سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف عِلمی خدمات کے ذریعے اُمّتِ مُسلمہ کو سیراب فرمایا، مثلاً

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے "کنز الایمان" قرآنِ کریم کا شاندار ترجمہ کرکے لوگوں کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے علمِ دِین کے بے شُمار وہ

www.dawateislami.net

قیمتی موتی عطا فرمائے کہ جن سے آج بھی اُمّتِ مُسلمہ ہدایت و رہنمائی حاصل کر رہی ہے اور رہتی دُنیا تک کنزالایمان کا فیضان جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

❖ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس و تدریس کے ذریعے علم کے پیاسوں کو سیراب کیا۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے مالامال کئی علماء تیار ہوئے۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے کئی خطباء نے منصبِ خطابت کو سنبھالا۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے کئی اساتذۂ کرام نے منصبِ تدریس کے فرائض سرانجام دے کر علمِ دِین کے چراغ سے جہالت کے اندھیروں کو دُور فرمایا اور آج بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے کثیر تعداد میں فتاویٰ لکھ کر لوگوں کی دِینی اور علمی اُلجھنیں دُور کیں۔ بالخصوص اُردو زبان میں دنیا کا وہ ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ بنام "فتاویٰ رضویہ" اُمّتِ مُسلمہ کو عطا فرمایا جو کہ 30 جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشْتَمِل ہے۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھ کر ہماری رہنمائی کا سامان کیا۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے علمی موضُوعات پر اِملا کروا کر بھی علم کی بے مثال خدمت فرمائی۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فنِّ شاعری میں بھی اپنی خدمات سرانجام دیں، آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اُرْدُو، عَرَبی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مجموعہ کلام کا نام "حدائقِ بخشش" ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِس نعتیہ دِیوان میں فَصاحت وبَلاغَت کے وہ دَریا بہائے ہیں کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر واَدیب جب **"حدائقِ بخشش"** کا مُطَالَعہ کرتے ہیں، تواُن کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صَدقے ہمیں بھی علمِ دِین حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور علمِ دِین کے ذریعے اُمّتِ مُسلمہ کی خُوب خُوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں:❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳ ،حدیث:۶۲۲۶)❀جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اوراگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔(معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸،حدیث:۱۲۲۸۴)❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے،منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴)❀چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے(خزائنُ العرفان صَفْحہ 3 پر طَحطاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے)بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، /۱۱۹)❀جواب سن کر چھینکنے والا کہے:یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیۃ، ۵ /۳۲۶)❀جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اوراپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃ المناجیح،۶/۳۹۶)❀حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔

(مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹،تحت الحدیث: ۴۷۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ

www.dawateislami.net

16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے ، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۰)

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6دُرودِ پاک اور 2دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کادُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات)اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

1 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

(3) رَحمت کے ستّر (70) دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net